بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

۱۵ اگست ۴۷ء کا آفتاب ہندوستان کے افق پر آزادی کا مژدۂ جانفزا لے کر طلوع ہوا تو ملک کی رگوں میں جو ایک سو سال کی غلامی کے اثر سے مردہ اور بے حس و بے جان ہو گئی تھیں، جوشِ مسرت کا گرم خون دوڑنے لگا۔ ٹھٹھرے ہوئے جسم میں حرارت پیدا ہوئی۔ مدتوں دیوار کی مانند بے روح چشمِ آرزو میں ولولۂ عزم کی روشنی جھلکنے لگی اس تقریبِ سعید میں گھر گھر خوشی کے گیت گائے گئے اور ملک کے گوشہ گوشہ میں جشنِ آزادی منانے کے لیے چراغاں ہوا لیکن صد حیف کہ ابھی ان چراغوں کی روشنی مدھم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ پنجاب سے ہنگامۂ قتل و غارت گری کی تیز و تند آندھی اس زور و شور سے چلی کہ جشنِ مسرت کے چراغ گل ہو کر خفتگانِ عدم کے سرہانے شمعہائے کشتہ کی شکل میں تبدیل ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے تڑپتی ہوئی لاشوں اور خون میں لتھڑے انسانی ڈھانچوں کی آہ و بکا اور گریہ و فریاد سے دورِ افلاک ماتم کدۂ آرزو اور نوحہ زارِ ستم دیدہ بن گیا اور خوشی کے ترانوں نے غم و اندوہ کی درد بھری چیخ و پکار کا روپ دھار لیا نوبت یہاں تک پہونچی کہ وہ لاکھوں غریب و بے گناہ انسان جو اس مصیبتِ عظمیٰ کا شکار ہو کر آزادی کی فضا میں زندگی کا ایک سانس بھی نہیں لے سکے اور مرگِ ناگہانی کی آغوش میں جا سوئے اُن کے ماسوا وہ کروڑوں انسان جو براہِ راست ان حوادث سے محفوظ رہے وہ بھی بصد حسرت و یاس یہ کہنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ

کہاں وہ عیشِ اسیری کہاں وہ اُنسِ قفس ہے بیم برقِ بلا روزِ آشیاں کے لیے

فرقہ وارانہ منافرت و عداوت کے باعث ملک میں فسادات بہت پہلے سے ہو رہے تھے لیکن اعلانِ آزادی کے بعد پہلے مغربی پنجاب میں اور پھر مشرقی پنجاب میں ان کی رفتار اس درجہ شدید و تیز ہو گئی کہ انہوں نے مذہب، اخلاق اور انسانیت کو یکسر تباہ و برباد کر کے رکھ دیا اور پنجاب کے دونوں حصے بجائے انسانوں کے بھیڑیوں درندوں اور خونخوار جانوروں کی بستی نظر آنے لگے۔ دہلی میں بھی فساد کا بڑا اندیشہ تھا لیکن ہم لوگ سمجھتے تھے کہ یہ آزاد ہندوستان کا دارالسلطنت ہے مرکزی حکومت کے دفاتر یہیں ہیں انڈیا کی فوج کا کمانڈنگ آفیسر کا ہیڈ کوارٹر اسی جگہ ہے اس بنا پر یہاں اگر کوئی گڑبڑ ہوئی بھی تو حکومت